

بین و ہابی

از قلم

عبدۃ المفسرین استاذ العلماء فیض مولانا
حضرت علامہ محمد فیض احمد وہابی رضوی

باہتمام

صاحبزادہ عطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ
جامع مسجد سیرانی بہاولپور

چین و وہابی

از نام

عبد المفسرین استاذ العلماء فیض مملکت
حضرت علامہ محمد فیض احمد وہابی رضوی

باعتقاد

صاحبزادہ اعطاء الرسول اویسی

ناشر

مکتبہ اویسیہ رضویہ
جامع مسجد شہیرانی بہاولپور

پیش لفظ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

نہجۂ مدہ و نسلی علی رسولہ الکریم
سورۃ جن کی آیت میں تصریح ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم جنات کی طرف بھی مبعوث ہوئے ہیں۔ اس طرح سے پہلے
کوئی نبی علیہ السلام مبعوث نہیں ہوا جو جن و انس ہر دونوں کے لیے
پیغمبر ہوں۔ ہاں سلیمان علیہ السلام جنات پر صرف حکومت کرتے
تھے، ان کے لیے نبی نہیں تھے۔

فتح الرحمن میں لکھا ہے کہ حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ
فائدہ | وآلہ وسلم جنات کے لیے مبعوث نہیں ہوئے۔
امام بیہقی نے شعب الایمان کے باب چہارم میں تصریح فرمائی ہے۔ اور
اس کے پندرھویں باب میں بھی یہی لکھا ہے کہ جنات حضور علیہ السلام
کی شرع پر عمل کرنے کے مامور نہیں تھے اور امام فخر الدین رازی
قدس سرہ نے اپنی تفسیر میں اپنے برہان نسفی نے اس قول کا اجماع نقل
فرمایا ہے۔

امام احمد بن حنبل کے تلامذہ میں ابن حامد رحمۃ اللہ علیہ
فائدہ | نے بھی فرمایا اور بعض علماء کا بھی یہی مذہب ہے کہ
علائکہ عبادت کے مکلف نہیں اور نہ ہی انہیں وعدہ کی ضرورت ہے
نہ وعید کی اور وہ انبیاء علیہم السلام کی طرح معصوم ہیں اور اس

یہ رائے کا اتفاق ہے سوائے اہل بیس کے اور ہاروت و ماروت کے کہ وہ معصومیت کے زمرہ میں نہیں یہ اس کے مذہب میں ہے جو انہیں ملائکہ میں شامل کیا ہے۔

تحقیقی مذہب | حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

ارسلت الی الخلق كافة میں اللہ تعالیٰ کی جملہ مخلوق کا رسول ہوں۔

”الخلق“ میں انس و جن کے علاوہ جملہ حیوانات، نباتات اور پتھر شامل ہیں اور جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے خصائص کبریٰ میں اسی مذہب کی ترجیح دی ہے کہ ملائکہ بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی رسالت میں داخل ہیں۔ اور فرمایا کہ میرے سے پہلے امام تقی الدین شیخ بسکی قدس سرہ نے بھی اسی مذہب کو اختیار کیا بلکہ انہوں نے تو تمام رسل و انبیاء علیہم السلام اور ان کی امتوں یعنی حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک مکمل کائنات کو حضور سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ثابت کیا ہے اور اس مذہب کو بارزی رحمۃ اللہ تعالیٰ نے راجح بنا کر فرمایا کہ نہ صرف جن و انس اور انبیاء و رسل علیہم السلام حضور سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت ہیں بلکہ جملہ حیوانات و جمادات بھی آپ کے امتی ہیں۔ یہ تمام مضمون روح البیان سے لئے گئے ہیں۔

فقط والسلام

محمد فیض احمد اویسی

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الحمد لله رب العالمين والصلاة والسلام
على رسوله الكريم الامين وعلى آله الطيبين
واحبابه المطاهرين وعلى اولياد ائمة
وعلماء امتة الكاملين لا سيما على امام
الاقطاب والاعوان محي الدين.

اما بعد! فقیر قادری ابوالصالح محمد فیض احمد اویسی رضوی غفر له
نے ایک ضخیم کتاب "روضات الجنات فی عجائبات الجنات" لکھی

اس سے چند واقعات اس کتاب میں صرف اس لیے لکھے جاتے ہیں کہ
جنات بھی ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے امتی اور آپس کے کمالات
کے قائل ہیں لیکن انہوں نے کہ وہابیہ ان کمالات کے ماننے والے پر شرک
کا فتویٰ لگاتے ہیں اس سے اندازہ لگائیں کہ وہابی جنات سے بھی گئے
گزرے ہیں یا نہ اسی لیے اس کتاب کا نام ہے جنات اور وہابی

وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

۲۶ شعبان ۱۴۰۷ھ

جنات کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ

قُلْ أُدْرِجُوا إِلَىٰ أُمَّةٍ
الَّتِي سَمِعَ نَفَرٌ مِّنْهَا
الْحُكْمَ فَقَالُوا سَآءَ
الَّذِينَ أَتَوْا بِهَا عَٰجِبًا
يَهْدِي إِلَىٰ الرُّشْدِ
فَأَمَّا مَنَابِتُ وَقُلْنَا
نُفْرِكَ بَرًّا بِنَا أَحَدًا
(پ ۲۹ ع ۱۱)

تم فرماؤ مجھے وحی ہوئی کہ
کچھ جنوں نے میرا پرھنا کان
لگا کر سنا تو بولے ہم نے
ایک عجیب قرآن سنا کہ
بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم
اس پر ایمان لائے اور ہم
ہرگز اپنے رب کا شریک
نہ کریں گے۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ جنات نبی پاک صلی اللہ

فائدہ

ہیں اور ہم سب متفق ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر انسانوں کی
ہدایت کے لیے تشریف لائے تو آپ جنوں کی ہدایت کے لیے بھی تشریف
لائے ہیں۔ اور حضور رسول الانس والجن ہیں۔ یعنی آپ کی رسالت انسانوں
اور جنوں سب کے لیے عام ہے۔ یہ ہمارے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کو
امتیاز حاصل ہے کہ آپ دونوں عالم کے رسول اور خدا کی ساری مخلوق کے آقا و
مولیٰ ہیں چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود فرمایا ہے۔

إِنِّي أَرْسَلْتُ إِلَى الْخَلْقِ
كُلِّهِمْ (مشکوٰۃ شریف ص ۱۵)

یعنی میں ساری مخلوق کا
رسول ہوں۔

یہ جو میں نے آیت کریمہ پر مبنی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے جنوں کے

کے ایک گروہ کا ذکر فرمایا۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے تھے۔ اور ایمان لانے کے بعد وہ مبلغ اسلام بن کر جنوں میں تبلیغ اسلام کرنے لگے۔

جن ایک مخلوق ہے جس طرح انسانوں کا وجود ہے اسی طرح جنوں کا بھی وجود ہے اور یہ بھی اللہ تعالیٰ

کی مخلوق ہے۔ عربی زبان میں جس لفظ میں جیم نون جمع ہوتے ہیں اس میں پوشیدگی کے معنی ملحوظ ہوتے ہیں۔ دل چونکہ مخفی رازوں کا خزانہ ہے اور دل کی بات ظاہر نہیں ہوتی۔ پوشیدہ ہوتی ہے۔ اس لیے عربی زبان میں دل کو "جنان" کہتے ہیں۔ اسی طرح عربی زبان میں ڈھال کو "جنہ" کہتے ہیں۔ کیونکہ ڈھال کی آڑ میں آدمی چھپتا ہے۔ اور ڈھال سے آدمی آڑ میں آجاتا ہے۔ یونہی دیوانگی چونکہ عقل پوشیدہ کر دیتی ہے۔ اس لیے عربی زبان میں دیوانگی کو "جنون" کہتے ہیں۔ ماں کے پیٹ جو بچہ ہو۔ چونکہ وہ پوشیدہ ہوتا ہے۔ اسی لیے اُسے عربی میں جنین کہا جاتا ہے۔ بارغ اپنے پتوں اور درختوں سے زمین کو ڈھانپ لیتا ہے۔ اس لیے اُسے عربی زبان میں جنت کہا جاتا ہے۔ دیکھ لیجئے کہ ان سب لفظوں میں جیم اور نون موجود ہے۔ گویا عربی کے جس لفظ میں جیم نون جمع ہوں گے اس میں پوشیدگی دار نظر نہ آنے کی حقیقت موجود ہوگی۔ لفظ "جن" بھی اسی قبیل سے ہے کہ یہ مخلوق چونکہ نظر نہیں آتی۔ اس لیے اسے جن کہا جاتا ہے۔ اور بھائیو! جب قرآن پاک سے اس مخلوق کا وجود ثابت ہے۔ تو پھر ایک مسلمان کے لیے کوئی وجہ نہیں کہ خواہ مخواہ اس کا انکار کرے۔ اور طرح طرح کی تاویلیں کرتا پھرے۔ اور اپنی محدود عقل اور ناپائیدار فلسفہ کے ڈھکوسلوں سے یوں کہے کہ جن "کوئی مخلوق نہیں" اور یہ تو ایک جنگی قوم کا نام ہے۔ جو پہاڑوں میں رہنے کے باعث لوگوں سے

مخفی رہتی تھی۔ اس لیے اُسے جن کہا گیا ہے۔

ازالہ وہم | اس قسم کی خود ساختہ اور رکیک تاویلات سے
قرآن پاک میں دیگر آیات کے علاوہ صاف صاف بھی فرمایا گیا ہے کہ۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ مَّارِجٍ مَّوَدَّ نَارٍ

اور جن کو شعلہ مارنے والی آگ سے بنایا۔

دیکھ لیجیے۔ اس آیت شریفہ میں خدا تعالیٰ نے انسان کے مقابلہ میں

ایک دوسری قوم کی خلقت کا بیان فرمایا ہے۔ اس آیت سے
پہلے یوں فرمایا۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ

یعنی انسان کو تو کھر کھری مٹی سے پیدا کیا

اور پھر آگے فرمایا کہ جن کو شعلہ مارنے والی آگ سے بنایا۔

معلوم ہوا کہ یہ دونوں الگ الگ مخلوق
جنات کے منکرین ہیں۔ اور جن کوئی انسانی مخلوق نہیں۔ جو

پہاڑوں میں رہنے والی ایک قوم تھی۔ بلکہ یہ دوسری ہی مخلوق ہے۔

جو آگ سے پیدا کی گئی ہے اور آگ میں چونکہ لطافت ہوتی ہے

اس لیے جن اپنے لطیف مادہ کی وجہ سے نظر نہیں آتے۔ اور

اللہ تعالیٰ کی قدرت بڑی وسیع ہے۔ اس نے جہاں پانی اور

مٹی سے مخلوق بنائی ہے۔ وہاں اس نے اجسام غیر محسوسہ اور نظر نہ

آنے والے عناصر سے بھی مخلوق پیدا فرمائی ہے۔ اور چونکہ اجسام لطیفہ

میں یہ نسبت اجسام کثیفہ کے طاقت و استحکام زیادہ ہوتا ہے کہ

س کا عقیدہ تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام

نہیں مرنے والے تھے بلکہ

قال ابن عمر لما كان
اليوم الذي نبي فيه
رسول الله صلى الله عليه
وسلم منعت الشياطين
من خبوا سماء ارمرا
بالشهب فذكر ذلك
ابليس فقال لعنه
بعث نبى عليكم بالارض
المقدسة فذهبوا ثم
احد فخرج ابليس
بطلبه بمكة فاذا
ومم لجراء منخذ معه
جبرئيل فرجه الى اصحابه
سيرة مليا

حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے
ہی کہ جس روز حق تعالیٰ نے
اسلام کو منعت الشیاطین
من خبوا سماء ارمرا
بالشهب فذكر ذلك
ابليس فقال لعنه
بعث نبى عليكم بالارض
المقدسة فذهبوا ثم
احد فخرج ابليس
بطلبه بمكة فاذا
ومم لجراء منخذ معه
جبرئيل فرجه الى اصحابه
اس کے بعد ابليس اس جستجو

وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا
گھر تھا جس کے اندر ایک بڑا سا
تخت تھا جس پر ایک بڑا سا
لوگوں نے بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا
وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا
گھر تھا جس کے اندر ایک بڑا سا
تخت تھا جس پر ایک بڑا سا
لوگوں نے بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا
گھر تھا جس کے اندر ایک بڑا سا
تخت تھا جس پر ایک بڑا سا
لوگوں نے بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

وہاں پہنچ کر دیکھا کہ وہاں ایک بڑا سا
گھر تھا جس کے اندر ایک بڑا سا
تخت تھا جس پر ایک بڑا سا
لوگوں نے بیٹھ کر کھانا کھا رہا تھا

جیت لجن و انجاسہ

جیت لجن و انجاسہ

جیت لجن و انجاسہ

اونوں پر کجاست اندھتے ہیں۔

سورہ بقرہ آیت ۱۷۵

مَنْ يَرْجُ الْآخِرَ لَا يَفْرَحْ بِالْبُخْلِ

مَنْ يَرْجُ الْآخِرَ لَا يَفْرَحْ بِالْبُخْلِ

مَنْ يَرْجُ الْآخِرَ لَا يَفْرَحْ بِالْبُخْلِ

مَنْ يَرْجُ الْآخِرَ لَا يَفْرَحْ بِالْبُخْلِ

مَنْ يَرْجُ الْآخِرَ لَا يَفْرَحْ بِالْبُخْلِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

کتابوں کو وہ آمادہ سفر ہیں۔

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وَأَمْرُ بَعْضِنَا إِلَى رَأْسِهِ

وہ خستہ کردہ کی طرف سے کہنے میں درجہ بیٹ کی
 کو تھیں کرتے ہیں۔ ان کے لئے صدق و کرم کا ہونا ہے
 شہل میں۔

یہاں میں سننے میں یہ کہ
 جو قاتل اور قاتل
 (میں نے ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے)
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے
 ان کے لئے ان کے لئے ان کے لئے

نبی علیہ السلام کی آمد کی بشارت
 آمد کی بشارت

مشہور تھی ایک روز اوتن ایک پروردگار نے موت میں مسکات کی دیو
 پر کرنا شروع کیا۔ اس موت نے اس کے ہاتھ لگا دیں نے لا کر
 دیا اور کہا کہ میں اب ہی معشیت ہوتے جس نے زنا و لواط قرار
 دے دیا ہے اور میں یہاں تھو نے سے منع کر دیا ہے۔

البرانی فی حاشیہ

نہایت قریب رہا نہ کہ ہر سو نہایت خوش ہوئے اسی روز شام
 میری عمر ایک سو تیس سال ہوئی

میں نے ہر روز صبح سویرے نماز پڑھ کر
 پھر اپنے گھر میں بیٹھ کر اپنے دوستوں سے
 ملاقات کی اور ان سے بات چیت کی
 اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات
 کی اور ان سے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات

میں نے اپنے گھر میں رہنے کی بات

والے نے پکار کر کہا ہے

میں نے تم کو جو چیزیں بتائی ہیں
وہ سب تم کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں
اور تم کو ہرگز نقصان نہ پہنچانے کے لیے ہیں
میں نے تم کو جو چیزیں بتائی ہیں
وہ سب تم کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں
اور تم کو ہرگز نقصان نہ پہنچانے کے لیے ہیں

ہجرت کی جگہ یثرب ہے۔

میں نے تم کو جو چیزیں بتائی ہیں
وہ سب تم کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں
اور تم کو ہرگز نقصان نہ پہنچانے کے لیے ہیں
میں نے تم کو جو چیزیں بتائی ہیں
وہ سب تم کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں
اور تم کو ہرگز نقصان نہ پہنچانے کے لیے ہیں
میں نے تم کو جو چیزیں بتائی ہیں
وہ سب تم کو فائدہ پہنچانے کے لیے ہیں
اور تم کو ہرگز نقصان نہ پہنچانے کے لیے ہیں

حضرت محمدؐ نے یثرب میں نے صبح اُٹھتے ہی ایک کابین سے رات
کے بعد کاد کر لیا تو اس نے کہا کہ جن نے جو کچھ تمہوتے کہا سچ کہا اس
نبی نے حرم سے نبھو کر کیا ہے ورس کی ہجرت کی جگہ مدینہ ہے وہ غیر نبیاً

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا

روم و غیرہ

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا
روم و غیرہ

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا
روم و غیرہ

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا
روم و غیرہ

(شرف المصطفیٰ)

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا

بہ آواز میں ملے نہیں جاتا
روم و غیرہ

کہ جس نے اسے پہنچا دیا اسے رستہ وار سے مل گیا۔

يَسُّوْا لِلْقِبَائِلِ مِنْ سَلِيْمٍ سَلِيْمٌ كَيْلَ قَبِيْلُوْنَ

پہنچا دیا قبیلوں کے لیے سلیم سلیم

وَعَاشَى اَهْلَ مَسْجِدٍ اہل مسجد زندہ ہو گئے۔ شمار

اور دی شمار وکان یعید

مروۃ قبل الکتاب الی

مروۃ قبل الکتاب الی

مروۃ قبل الکتاب الی

ان الذی ورث النبوة

من قریش مہدی۔

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

بعد نبوت اور ہدایت میراث

ی وقت با نیت تہی شدہ قفس کا دروازہ

نہرا جھنڈا ہوا جس سے ہوا کی لہریں

نکلنے لگیں اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

دھڑکے لگے اور ہوا کی لہریں

میں اُٹھیں ہوگا میں نے خود سسرور عام مہلی سے عذر نہ ملے نہ دوش
 ہاں میں اس زہر بھرا تیرے ہوں۔ کچھ جاہلوں کی وجہ سے یہی ہے
 میں نے کئی دنوں کے لیے اُمیدیں نہیں رکھی تھیں کہ میں ان مصیبت
 کو اپنے لیے لے کر آؤں گا۔ میں نے خود کو ہلاک رکھنے سے یہی سب
 پریشانیوں دور ہو گئیں

انیسویں باب میں حضرت علیؑ کا بیان ہے کہ میں نے ایک بار
 اپنے گھر میں ایک عورت کو دیکھا جو اپنے گھر میں
 ایک بچہ کو دیکھ کر کہتی تھی کہ یہ بچہ میرا ہے
 میں نے کہا کہ یہ بچہ کونسا ہے؟
 اس نے کہا کہ یہ بچہ میرا ہے جس نے میرے گھر میں
 ایک دن کے لیے رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بچہ
 کونسا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ بچہ میرا ہے جس نے
 میرے گھر میں ایک دن کے لیے رہا ہے۔ میں نے
 کہا کہ یہ بچہ کونسا ہے؟ اس نے کہا کہ یہ بچہ
 میرا ہے جس نے میرے گھر میں ایک دن کے لیے
 رہا ہے۔ میں نے کہا کہ یہ بچہ کونسا ہے؟

فہرست باب بیست و نہم میں حضرت علیؑ کی رحمت
 ہے اور یہ بچوں کے گھر میں ہے اور یہ بچوں کے
 گھر میں ہے اور یہ بچوں کے گھر میں ہے اور یہ
 بچوں کے گھر میں ہے اور یہ بچوں کے گھر میں ہے

عہد نصیبین میں ہر جگہ کا شہر قوموں انسان العیون میں ہے کہ شرم
 ایک شہر بعض نے ہر میں کا ایک شہر ہے (روح بیان)

میں خود کو زندہ دفن باسلام ہو گیا۔

یہ یہ منہ میں ایک کاسہ موت تھی جس کا نام

حکیم کا کاسہ موت تھا۔ اس موت کے تاج پہلے ہی اس کا نام

موت کا کاسہ تھا۔ اگر تھا ایک دوسری تیا تو اس موت

کا کاسہ موت تھا۔ اگر تھا ایک دوسری تیا تو اس موت

کا کاسہ موت تھا۔ اگر تھا ایک دوسری تیا تو اس موت

کا کاسہ موت تھا۔ اگر تھا ایک دوسری تیا تو اس موت

کا کاسہ موت تھا۔ اگر تھا ایک دوسری تیا تو اس موت

کا کاسہ موت تھا۔ اگر تھا ایک دوسری تیا تو اس موت

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

حضور کا تذکرہ سنا۔

سلام۔ (روافہ احمد)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ
یام بہالت میں میں ایک بے ہمت کے

بے ہمت کے

اے اللہ تعالیٰ کہ میں نے تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
کے ساتھ لے کر آؤں؟ اے اللہ تعالیٰ کہ میں نے تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں

تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

مگر تو؟

تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

فائدہ

تجھ کو کچھ نہیں دیا، تو میں تجھ سے کیا
لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ.

[illegible]

۱۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو قتل کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۲۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو زخمی کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۳۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۴۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۵۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۶۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۷۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۸۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۹۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔
 ۱۰۔ اگر کسی شخص نے اپنے کسی دوست کو غارت کر دیا تو اس کی سزا موت ہے۔

[illegible]

[illegible]

ایک آواز سنی کہ
 اے میرے بھائی! کیا تیرا حال ہے؟
 میں نے کہا کہ میں بخیر ہوں۔
 تو نے کہا کہ میں بھی بخیر ہوں۔
 ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
 ایک آواز سنی کہ

اے میرے بھائی! کیا تیرا حال ہے؟
 میں نے کہا کہ میں بخیر ہوں۔
 تو نے کہا کہ میں بھی بخیر ہوں۔
 ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
 ایک آواز سنی کہ
 اے میرے بھائی! کیا تیرا حال ہے؟
 میں نے کہا کہ میں بخیر ہوں۔
 تو نے کہا کہ میں بھی بخیر ہوں۔
 ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
 ایک آواز سنی کہ

حیوانہ

اے میرے بھائی! کیا تیرا حال ہے؟
 میں نے کہا کہ میں بخیر ہوں۔
 تو نے کہا کہ میں بھی بخیر ہوں۔
 ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
 ایک آواز سنی کہ
 اے میرے بھائی! کیا تیرا حال ہے؟
 میں نے کہا کہ میں بخیر ہوں۔
 تو نے کہا کہ میں بھی بخیر ہوں۔
 ہم دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔
 ایک آواز سنی کہ

نے در ال در شہ سے من اسی جگہ پر کھڑے ہو کر اپنے
 ہاتھ سے اس کے دل کو چھوا کر دیکھا کہ وہ
 دل بڑا بڑا ہے اور اس کے اندر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر

اس کے دل میں ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر

اس کے دل میں ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر

اس کے دل میں ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر
 ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر ایک جگہ پر

مکتبہ اہل سنت پور مشرقی قادیان

۱۰۰

۱- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۲- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۳- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۴- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۵- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۶- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۷- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۸- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۹- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.
 ۱۰- در این کتاب، از هر یک از اینها، یک فصل آمده است.

یوں کہہ رہا ہے کہ

Osteocephalus

Other variables were:

Journal of Management Inquiry 18(6)

مجلس الشورى

برای تعیین میزان آلودگی در مناطق مختلف از روش زیر استفاده شد:

[Faint handwritten notes at the bottom of the page]

پیش از این در این باره در این مجله

آواز 35-

حیدرآباد دکن ۱۸ دسمبر ۱۹۴۷ء

بہترین پیداوار کے تحت

بسم اللہ الرحمن الرحیم
 الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا
 علیہ ضالین
 (حیوۃ المیوان ص ۱۴۲)

(حیوۃ المیوان ص ۱۴۲)

الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا
 علیہ ضالین
 (حیوۃ المیوان ص ۱۴۲)

الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا
 علیہ ضالین
 (حیوۃ المیوان ص ۱۴۲)

الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا
 علیہ ضالین
 (حیوۃ المیوان ص ۱۴۲)

الحمد للہ الذی هدانا لهذا الذی کنا
 علیہ ضالین
 (حیوۃ المیوان ص ۱۴۲)

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

کرتے ہیں۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔
میں نے یہ سب کچھ دیکھا ہے۔

وہاں ہے

وہاں ہے وہاں ہے وہاں ہے

تو وہاں وہاں ہے وہاں ہے

تو وہاں وہاں ہے وہاں ہے وہاں ہے

تو وہاں وہاں ہے وہاں ہے وہاں ہے

وَقَدْ كَانَ مِنْهُمْ مَنْ يَخْلُفُ فِيهِمْ وَكَانُوا مِنْهُمْ

تفسير خازن میں ہے کہ

ان رسول اللہ صلی اللہ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

وَاللَّهُ وَلَهُ عِلْمُ الْغُيُوبِ

حَتَّىٰ إِذَا كَانَ بِنَحْلَةٍ قَامَ

مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ يَصِلُ لُجْرَةٌ

سَبْقَةُ نَفَرٍ مِنْ أَهْلِ

نَصِيبِ اسْمَاءَ هَمْ حَسَا

وَمَسَا شَاهِرَةً وَنَاصِرَةً

ابْنِ الْأَرَبِ وَابْنِ

رَاقِصٍ فَاسْتَمْعَالَةً

فَلَمَّا فَرَّغَ مِنْ صَلَاتِهِ

وَلَوَّاهِ الْقَوْمُ مِنْهُمْ مَنْذِرِينَ

قَدْ آمَنُوا وَاجَابُوا إِلَى مَا

سَمِعُوا نَقَضَ اللَّهُ عَلَيْهِ

نَبِيَّهُمْ

اصْرَفْنَا إِلَيْكَ نَفَرًا مِنْ

جُنْدِ بَنِي إِسْرَافِيلَ

(خازن)

نَاكِدَةً اِيْتَمَامًا بِمَا وَعَدَ رَبُّكَ
فَاَقْبِلْ عَلَيْنَا نَحْنُ الْمُنِيبُونَ

نقصین سے توبہ کرتے ہو

تو ہم پر توبہ قبول فرما

عن كعب الاحبار قال
نصيبين سے جن اسلام قبول

نخلۃ جاؤ اقوامہم
منذرين فخرجوا وادين

جوں میں گرے گا اور احق ب
نے خدمت اقدس میں حاضر

ہماری قوم کا ایک وفد آپ

سے ملاقات کے لیے جوں میں

جائے حضور نے فرمایا رات کو

تاویں میں ہوتی رات کو

میں نے سید اکرم سے فرمایا

۱. در این کتاب که در مورد
 ۲. ...
 ۳. ...
 ۴. ...
 ۵. ...
 ۶. ...
 ۷. ...
 ۸. ...
 ۹. ...
 ۱۰. ...
 ۱۱. ...
 ۱۲. ...
 ۱۳. ...
 ۱۴. ...
 ۱۵. ...
 ۱۶. ...
 ۱۷. ...
 ۱۸. ...
 ۱۹. ...
 ۲۰. ...
 ۲۱. ...
 ۲۲. ...
 ۲۳. ...
 ۲۴. ...
 ۲۵. ...
 ۲۶. ...
 ۲۷. ...
 ۲۸. ...
 ۲۹. ...
 ۳۰. ...
 ۳۱. ...
 ۳۲. ...
 ۳۳. ...
 ۳۴. ...
 ۳۵. ...
 ۳۶. ...
 ۳۷. ...
 ۳۸. ...
 ۳۹. ...
 ۴۰. ...
 ۴۱. ...
 ۴۲. ...
 ۴۳. ...
 ۴۴. ...
 ۴۵. ...
 ۴۶. ...
 ۴۷. ...
 ۴۸. ...
 ۴۹. ...
 ۵۰. ...
 ۵۱. ...
 ۵۲. ...
 ۵۳. ...
 ۵۴. ...
 ۵۵. ...
 ۵۶. ...
 ۵۷. ...
 ۵۸. ...
 ۵۹. ...
 ۶۰. ...
 ۶۱. ...
 ۶۲. ...
 ۶۳. ...
 ۶۴. ...
 ۶۵. ...
 ۶۶. ...
 ۶۷. ...
 ۶۸. ...
 ۶۹. ...
 ۷۰. ...
 ۷۱. ...
 ۷۲. ...
 ۷۳. ...
 ۷۴. ...
 ۷۵. ...
 ۷۶. ...
 ۷۷. ...
 ۷۸. ...
 ۷۹. ...
 ۸۰. ...
 ۸۱. ...
 ۸۲. ...
 ۸۳. ...
 ۸۴. ...
 ۸۵. ...
 ۸۶. ...
 ۸۷. ...
 ۸۸. ...
 ۸۹. ...
 ۹۰. ...
 ۹۱. ...
 ۹۲. ...
 ۹۳. ...
 ۹۴. ...
 ۹۵. ...
 ۹۶. ...
 ۹۷. ...
 ۹۸. ...
 ۹۹. ...
 ۱۰۰. ...
 ۱۰۱. ...
 ۱۰۲. ...
 ۱۰۳. ...
 ۱۰۴. ...
 ۱۰۵. ...
 ۱۰۶. ...
 ۱۰۷. ...
 ۱۰۸. ...
 ۱۰۹. ...
 ۱۱۰. ...
 ۱۱۱. ...
 ۱۱۲. ...
 ۱۱۳. ...
 ۱۱۴. ...
 ۱۱۵. ...
 ۱۱۶. ...
 ۱۱۷. ...
 ۱۱۸. ...
 ۱۱۹. ...
 ۱۲۰. ...
 ۱۲۱. ...
 ۱۲۲. ...
 ۱۲۳. ...
 ۱۲۴. ...
 ۱۲۵. ...
 ۱۲۶. ...
 ۱۲۷. ...
 ۱۲۸. ...
 ۱۲۹. ...
 ۱۳۰. ...
 ۱۳۱. ...
 ۱۳۲. ...
 ۱۳۳. ...
 ۱۳۴. ...
 ۱۳۵. ...
 ۱۳۶. ...
 ۱۳۷. ...
 ۱۳۸. ...
 ۱۳۹. ...
 ۱۴۰. ...
 ۱۴۱. ...
 ۱۴۲. ...
 ۱۴۳. ...
 ۱۴۴. ...
 ۱۴۵. ...
 ۱۴۶. ...
 ۱۴۷. ...
 ۱۴۸. ...
 ۱۴۹. ...
 ۱۵۰. ...
 ۱۵۱. ...
 ۱۵۲. ...
 ۱۵۳. ...
 ۱۵۴. ...
 ۱۵۵. ...
 ۱۵۶. ...
 ۱۵۷. ...
 ۱۵۸. ...
 ۱۵۹. ...
 ۱۶۰. ...
 ۱۶۱. ...
 ۱۶۲. ...
 ۱۶۳. ...
 ۱۶۴. ...
 ۱۶۵. ...
 ۱۶۶. ...
 ۱۶۷. ...
 ۱۶۸. ...
 ۱۶۹. ...
 ۱۷۰. ...
 ۱۷۱. ...
 ۱۷۲. ...
 ۱۷۳. ...
 ۱۷۴. ...
 ۱۷۵. ...
 ۱۷۶. ...
 ۱۷۷. ...
 ۱۷۸. ...
 ۱۷۹. ...
 ۱۸۰. ...
 ۱۸۱. ...
 ۱۸۲. ...
 ۱۸۳. ...
 ۱۸۴. ...
 ۱۸۵. ...
 ۱۸۶. ...
 ۱۸۷. ...
 ۱۸۸. ...
 ۱۸۹. ...
 ۱۹۰. ...
 ۱۹۱. ...
 ۱۹۲. ...
 ۱۹۳. ...
 ۱۹۴. ...
 ۱۹۵. ...
 ۱۹۶. ...
 ۱۹۷. ...
 ۱۹۸. ...
 ۱۹۹. ...
 ۲۰۰. ...
 ۲۰۱. ...
 ۲۰۲. ...
 ۲۰۳. ...
 ۲۰۴. ...
 ۲۰۵. ...
 ۲۰۶. ...
 ۲۰۷. ...
 ۲۰۸. ...
 ۲۰۹. ...
 ۲۱۰. ...
 ۲۱۱. ...
 ۲۱۲. ...
 ۲۱۳. ...
 ۲۱۴. ...
 ۲۱۵. ...
 ۲۱۶. ...
 ۲۱۷. ...
 ۲۱۸. ...
 ۲۱۹. ...
 ۲۲۰. ...
 ۲۲۱. ...
 ۲۲۲. ...
 ۲۲۳. ...
 ۲۲۴. ...
 ۲۲۵. ...
 ۲۲۶. ...
 ۲۲۷. ...
 ۲۲۸. ...
 ۲۲۹. ...
 ۲۳۰. ...
 ۲۳۱. ...
 ۲۳۲. ...
 ۲۳۳. ...
 ۲۳۴. ...
 ۲۳۵. ...
 ۲۳۶. ...
 ۲۳۷. ...
 ۲۳۸. ...
 ۲۳۹. ...
 ۲۴۰. ...
 ۲۴۱. ...
 ۲۴۲. ...
 ۲۴۳. ...
 ۲۴۴. ...
 ۲۴۵. ...
 ۲۴۶. ...
 ۲۴۷. ...
 ۲۴۸. ...
 ۲۴۹. ...
 ۲۵۰. ...
 ۲۵۱. ...
 ۲۵۲. ...
 ۲۵۳. ...
 ۲۵۴. ...
 ۲۵۵. ...
 ۲۵۶. ...
 ۲۵۷. ...
 ۲۵۸. ...
 ۲۵۹. ...
 ۲۶۰. ...
 ۲۶۱. ...
 ۲۶۲. ...
 ۲۶۳. ...
 ۲۶۴. ...
 ۲۶۵. ...
 ۲۶۶. ...
 ۲۶۷. ...
 ۲۶۸. ...
 ۲۶۹. ...
 ۲۷۰. ...
 ۲۷۱. ...
 ۲۷۲. ...
 ۲۷۳. ...
 ۲۷۴. ...
 ۲۷۵. ...
 ۲۷۶. ...
 ۲۷۷. ...
 ۲۷۸. ...
 ۲۷۹. ...
 ۲۸۰. ...
 ۲۸۱. ...
 ۲۸۲. ...
 ۲۸۳. ...
 ۲۸۴. ...
 ۲۸۵. ...
 ۲۸۶. ...
 ۲۸۷. ...
 ۲۸۸. ...
 ۲۸۹. ...
 ۲۹۰. ...
 ۲۹۱. ...
 ۲۹۲. ...
 ۲۹۳. ...
 ۲۹۴. ...
 ۲۹۵. ...
 ۲۹۶. ...
 ۲۹۷. ...
 ۲۹۸. ...
 ۲۹۹. ...
 ۳۰۰. ...
 ۳۰۱. ...
 ۳۰۲. ...
 ۳۰۳. ...
 ۳۰۴. ...
 ۳۰۵. ...
 ۳۰۶. ...
 ۳۰۷. ...
 ۳۰

[illegible]

اُسے تک پہنچیں بیٹھے رہنا پھر
آپ نے مجھ سے دریافت کیا کہ

میں نے کہا کہ میں نے
میں نے کہا کہ میں نے
میں نے کہا کہ میں نے

اتنے میں جنات میں سے دشمن
مکے پاس آئے اور دونوں
نے کہا یا رسول اللہ ہم اس امر کو

عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی
امامت کی اس نماز فجر میں
تبارک الملک اور سورہ جن

پوچھا یہ کون لوگ تھے جنہوں
نے فرمایا یہ نصیبین کے جنات
تھے۔

یہ ہے۔۔۔۔۔
یہ ہے۔۔۔۔۔

قال هن رايت شجرة
قال رايت ااردة و
اجدة وسمعت لغيا
شد بد اهل و جن
نصيبين ج او في تختصون
الى في شئ كاز بينهم فلما
برق ايفي قال هل لك

من وضوء للملوة قال
قلت قاه مرة طيبة
وماء طهور قال احسب
على ففعلت ثم جاء اذان
ثم فقال النبي صلى الله

عليه وسلم الم اقصي
حاجتكما قال لا بلى ولكن
احببنا ان نصلي معك
فصل النبي صلى الله عليه

وسلم وصليا وقرار رسول الله
صلى الله عليه وسلم في السج

فلما سلم رسول الله صلى الله

رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم (الى آخر الرواية) خصوصاً یہ میرے پاس
فیصلہ کرانے کے لیے آئے تھے
(طبرانی) ان لوگوں نے مجھ سے کہا کہ ہم

بہت دیر کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے زاد راہ طلب کیا۔

حضورؐ در عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گو بر تمہارے لیے کھجور
اور ہڈی گوشت دار ہڈی بن جائے گی۔ ان لوگوں نے عرض کیا حضورؐ لوگ
ہماری غذا کو خراب کر دیں گے۔ تو حضورؐ نے ہڈی اور گوشت سے استنجا کرنے سے
منع کر دیا۔ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں کہ روشتا ہو جانے پر میں اس جگہ پر
گیا (جہاں حضورؐ در عالم رات بھر رہے تھے تو وہاں ۷۰ ادنیوں کے بیٹھنے
کے نشانات پائے گئے۔

حضور علیہ السلام کا ان کے ہاں تشریف لے
فائدہ جانے کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

طبرانی اور ابو نعیم کی دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن مسعود
کا بیان ہے کہ ان جنات کے جسم پر کوئی کپڑا نہ تھا اس کے باوجود ان کی
شتر مگاہ نظر نہ آتی تھی۔ یہ لوگ دبلے پتلے مگر لمبے قد کے تھے۔ یہ لوگ حضورؐ
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارد گرد اس طرح جمع تھے گویا وہ حضورؐ پر سوار ہونا
چاہتے ہیں حضورؐ در عالم ان کے سامنے قرآن پڑھتے رہے۔

حضرت علقمہ نے عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا کہ تم
یلۃ الجن لوگوں میں سے کوئی شخص یلۃ الجن میں حضورؐ در عالم

صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت میں رہا تھا۔ ابن مسعودؓ نے کہا نہیں لیکن ایک
رات مکہ معظمہ میں حضورؐ کسی کو اطلاع کیے بغیر مکہ سے باہر تشریف لے گئے

ہم لوگ ساری رات پریشان رہے صبح ہوئی تو حضور کو حراء کی طرف سے آتے دیکھا صحابہ کرام کی پریشانی کو دیکھتے ہوئے حضور نے فرمایا کہ میرے پاس جنات کا ایک قاصد آیا تھا میں نے ان کے پاس جا کر قرآن پڑھ کر سنایا اس کے بعد حضور نے ہمیں جنات کے قدموں کے نشانات اور جنات نے جو آگ جلائی تھی اس کے نشانات دکھلائے (ترمذی)

فائدہ جنات حضور سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں چوبارہ حاضر ہوئے (اکام المرجان) تفصیل فقیر کی کتاب (جن بھی جن) میں پڑھئے۔ اس معنی پر وہ جن جو مسلمان ہوئے وہ صحابی تھے۔ ان کی تعداد معلوم نہیں۔

حجاج ابن عطا سلمی سے یہ واقعہ منقول ہے یہ (نضر بن حجاج کا والد ہے) کہ چند سواروں کے ہمراہ مکہ کے ارادہ سے نکلے اور راستہ میں ایک غیر انوس اور حبشیت ناک مقام پر رات ہو گئی۔ اہل قافلہ نے کہا کہ یہیں پر قیام کر لیجئے اور اپنے ساتھیوں کے لیے امان طلب کر لیجئے۔ ساتھیوں کے مشورہ کے مطابق پورے قافلے کے ارد گرد گھومنے لگے اور شعر پڑھنے لگے۔

اعیذ نفسی داعیذ صحبی من کل جنی بهذا لثقب

حق اعود سالماً در کبی

میں خود کے لیے اور اپنے ساتھیوں کے لیے ان جنات سے پناہ مانگتا ہوں۔ جو اس دلدی میں ہیں تاکہ میں اور میرے ساتھی سلامت گزر جائیں اچانک انہوں نے یہ آیت سنی۔ یا معشر الجن والانس ان استطعتم ان تنفذوا من اقطار السموات والارض الا یہ۔

مکہ پہنچ کر انہوں نے کفار قریش کو اس کی اطلاع دی کفار کہنے لگے

الو کلاب معلوم ہوتا ہے تو نے مذہب تبدیل کر دیا ہے کیونکہ جو تو بیتا
 رہا ہے اس کے بارے میں محمد یہ کہتا ہے۔ یہ آیت محمد صلی اللہ علیہ وسلم
 پر نازل کی گئی ہے انہوں نے جواب دیا: واللہ میں نے ان تمام ساتھیوں
 سے سنا ہے اس کے بعد وہ شرف بہ سلام ہو گئے اور مدینہ منورہ کی جانب
 ہجرت کی اور وہاں ایک مسجد تعمیر کی جو ان کے نام سے مشہور ہے۔
 (حیوة الحیوان)

(وما علینا الا البلاغ المبین)

احناف کی مشہور تفسیر

فیوض الرحمن

اردو ترجمہ

تفسیر روح البیان

مفت و مرآت
فیہ ملت
حضرت محمد رفیع احمد سی فوی شہید
کی تصانیف

معانی مصطفیٰ

مناہج محبوب میرزا

شہید سے میرٹھا نام احمد

تفسیر اوس

ذکر اوس

ذکر سیرانی

اٹھائے چوتھے کا شہرت

ماہر و مکر کا شہرت

نہار و مکر کا شہرت

اذان بر سر

کھنسی کھنا

دو بل دیو بند کی کشتانی

تیسری جہاد کی کڑی

عین جہاد کا شہرت

دیوبندی بڑی فرق

نوحیا کا بیڑا

خطبہ اوس

شہید کے

آئینہ شہیدنا

شرح حدیث

شہید قرآن نہیں مانتے

نذرے یا رسول اللہ

نہیں ہاں کھنسی

رحمت رسول محمد

ہکتہ اوس بیضیہ سیرانی رو بہا و پور